انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

نکاح مرزا

فاتح قادیان

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

دیباچہ

پہلے مجھے دیکھئے

مرزا غلام احمد قادیانی نے مہدویت مسیحیت بلکہ نبوت کے دعوے کئے جس پر علماء اسلام سے ان کی بحثیں ہوتی رہیں۔ ان سب بحثوں کو جن میں قال اقول کی گردانیں ہوتی تھیں۔ مرزا قادیانی نے قطع مسافت کرنے اور ختم کرنے کو یوں فرمایا کہ مجھے میری روحانیات سے جانچو۔ یعنی میں جو کسی غیبی امر کی نسبت پیشگوئی کروں اس کو دیکھو۔ اگر وہ سچی ہے تو میں سچا ہوں۔ جھوٹی ہے تو میں جھوٹا ہوں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

”بعض عظیم الشان نشان اس عاجز کی طرف سے معرض امتحان میں ہیں جیسا کہ منشی عبداللہ آتھم امرتسری کی نسبت پیشگوئی جس کی میعاد ۵ جون ۱۸۹۳ سے پندرہ مہینہ تک اور پنڈت لیکھرام پشاوری کی موت کی نسبت پیشگوئی جسکی میعاد ۱۸۹۳ء سے چھ سال تک ہے اور پھر مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی موت کی نسبت پیشگوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جس کی میعاد آج کی تاریخ سے جو اکیس ستمبر ۱۸۹۳ ہے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئے ہیں[1]۔ یہ تمام امور جو انسانی طاقت سے بالکل بالاتر ہیں ایک صادق یا کاذب کی شناخت کیلئے کافی ہیں۔ کیونکہ احیاء اور اماتت دونوں خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور جب تک

---

[1] یعنی اگست ۱۸۹۴ء تک اس کی زندگی کا خاتمہ ہے اس سے آگے نہیں۔
حالانکہ اب (اگست ۱۹۲۱ء) تک زندہ ہے۔ (۱۹۴۸ء میں انتقال ہوا۔ فقیر)

کوئی شخص نہایت درجہ کا مقبول نہ ہو خدا تعالیٰ اس کی خاطر سے کسی اس کے دشمن کو اس کی دعا سے ہلاک نہیں کر سکتا[1]۔ خصوصاً ایسے موقع پر کہ وہ شخص اپنے تئیں منجانب اللہ قرار دیوے اور اپنی اس کرامت کو اپنے صادق ہونے کی دلیل ٹھیرائے۔ سو پیشگوئیاں کوئی معمولی بات نہیں کوئی ایسی بات نہیں جو انسان کے اختیار میں ہوں۔ بلکہ محض اللہ جل شانہ کے اختیار میں ہیں۔ سو اگر کوئی طالب حق ہے تو ان پیشگوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے یہ تینوں پیشگوئیاں ہندوستان اور پنجاب کی تینوں بڑی قوموں پر حاوی ہیں۔ یعنی ایک مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہندوؤں سے اور ایک عیسائیوں سے اور ان میں سے وہ پیشگوئی جو مسلمانوں کی قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے۔ کیونکہ اس کے اجزاء یہ ہیں کہ :

(۱)...... "مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔

(۲)......اور پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔

(۳)......اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔ (۴)......اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔ (۵)......اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔ (۶)......اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔"

(شہادت القرآن ص ۷۹ '۸۰' خزائن ج ۶ ص ۳۷۵ '۳۷۶)

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے بڑی صفائی سے دو باتوں کا اظہار کیا ہے ایک یہ کہ میری یہ تین پیشگوئیاں قابل غور ہیں۔ دوم یہ کہ ان میں سے مرزا احمد بیگ اور اس کے داماد کی موت اور اس کی لڑکی کے نکاح والی پیشگوئی مسلمانوں سے خاص تعلق رکھتی ہے۔ ہم نے

---

[1] مرزا قادیانی کی اردو نویسی کا نمونہ ہے: "نہیں کرتا" کی جگہ: "نہیں کر سکتا" لکھا ہے۔ اصل مضمون میں ہم آپ کی تصدیق کرتے ہیں کہ واقعی ایسا نہیں کرتا۔

ان تینوں پیشگوئیوں بلکہ عموماً ان کی ساری پیشگوئیوں کی پڑتال رسالہ الہامات مرزا میں کی ہوئی ہے مگر بغرض اختصار خاص اس پیشگوئی کو جو (بقول مرزا) مسلمانوں سے خاص تعلق رکھتی ہے الگ رسالہ کی صورت میں شائع کرنا مفید سمجھا۔ اس لیے یہ چھوٹا سا رسالہ ناظرین کی خدمت میں پیش ہوتا ہے۔ امید ہے باانصاف ناظرین! اسے بغور دیکھیں گے۔

ابوالوفاء ثناء اللہ کفاہ اللہ ملقب فاتح قادیان امرتسر (ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ اگست ۱۹۲۱)

الہامی پیشگوئی بابت نکاح دخترِ مرزا احمد بیگ

سب سے پہلے بطور اشتہار جو مرزا قادیانی نے اس نکاح کے متعلق اعلان کیا تھا۔ وہ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کا اشتہار ہے۔ جس کے ضروری فقرے درج ذیل ہیں:

”اس خدائے قادر و حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کیلئے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط[۱] سے کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۰ء میں درج ہے۔ لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑہائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کئی کراہیت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔

پھر ان دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کیلئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی۔ ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لاویگا اور بے دینوں

---

[۱] کیا ہی عجیب موقع تھا ہلل کو کنویں میں خصی نہ کریں گے تو کہاں کریں گے۔ (مصنف)

کو مسلمان بنا دیگا اور گمراہوں میں ہدایت پھیلا دے گا۔ چنانچہ عربی الہام اس بارہ میں یہ ہے: ”كذبوا باياتنا وكانوابها يستهزؤن فسيكفيكهم الله ويردها اليك لاتبديل لكلمات الله ان ربك فعال لمايريد انت معى وانا معك عسىٰ ان يبعثك ربك مقاما محمودا ۔“(ترجمہ) یعنی انہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے۔ سو خدا تعالیٰ ان سب کے تدارک کیلئے جو اس کام کو روک رہے ہیں تمہارا مدد گار ہوگا اور انجام کار اس کی اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہ ہو جاتا ہے تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں اور عنقریب وہ مقام تجھے ملے گا جس میں تیری تعریف کی جائے گی اے۔ یعنی گو اول میں احمق اور نادان لوگ بدباطنی اور بدظنی کی راہ سے بدگوئی کرتے ہیں اور نالائق باتیں منہ پر لاتے ہیں۔ لیکن آخر کار خدا تعالیٰ کی مدد دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور سچائی کے کھلنے سے چاروں طرف سے تعریف ہوگی۔“ (آج تک تو جیسی ہوئی ہے نمایاں ہے)

خاکسار غلام احمد از قادیاں ضلع گرداسپور۔

(۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء' مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۱۵۷'۱۵۸)

اس اشتہار کی عبارت اپنا مدعا بتانے میں صاف اور واضح ہے۔ جس کی تفصیل خود مرزا قادیانی اپنے رسالہ شہادۃ القرآن میں کر چکے ہیں۔ جس کی عبارت ہم دیباچہ میں نقل کر آئے ہیں۔

اس اشتہار سے دو امر ثابت ہیں۔ ایک! داماد مرزا احمد بیگ کا روز نکاح سے اڑھائی سال کے اندر اندر مر جانا۔ دوم! مسمات (محمدی بیگم منکوحہ) کا مرزا قادیانی سے نکاح ہو جانا۔ چنانچہ اس مضمون کو مرزا قادیانی نے ایک اور مقام پر خود ہی لکھا ہے:

”فدعوت ربى بالتضرع والابتهال ومددت اليه ايدى السؤال

اے شاید ۶ ستمبر ۱۸۹۵ء کے روز کی طرف اشارہ ہے۔

فالهمنی ربی وقال سأریهم آیاته من انفسهم واخبرنی وقال اننی ساجعل بنتامن بنا تهم آیة لهم فسماہا وقال انہا سیجعل ثیبة ویموت بعلها وابوها الی ثلث سنة من یوم النکاح ثم نردها الیك بعد موتها ولا یکون احدهما من العاصمین ۔" (کرامات الصادقین ص ۱۰ خزائن ج ۷ ص ۱۶۲)

ترجمہ: میں (مرزا) نے بڑی عاجزی سے خدا سے دعا کی تو اس نے مجھے الہام کیا کہ میں ان (تیرے خاندان کے) لوگوں کو ان میں سے ایک نشانی دکھاؤں گا۔ خدا تعالیٰ نے ایک لڑکی (محمدی بیگم) کا نام لے کر فرمایا کہ وہ بیوہ کی جائے گی۔ اس کا خاوند اور باپ یوم نکاح سے تین سال تک فوت ہو جائیں گے۔ پھر ہم اس لڑکی کو تیری طرف لائیں گے اور کوئی اس کو روک نہ سکے گا۔

یہ عبارت بھی اپنا مدعا بتانے میں صاف ہے کہ یوم نکاح سے تین سال کے عرصہ کے اندر اندر مرزا احمد بیگ اور اس کا داماد مر جائیں گے اور مسمات منکوحہ اس کے بعد مرزا قادیانی کے نکاح میں آئے گی۔

شہادۃ القرآن کی منقولہ عبارت مندرجہ دیباچہ کتاب ہذا بتا رہی ہے کہ مرزا سلطان محمد داماد احمد بیگ کی مدت حیات اگست ۱۸۹۴ء تک ختم تھی۔ اس کے بعد اس کو دنیا میں رہنے کی اجازت نہ تھی۔ حالانکہ وہ آج (جولائی ۲۱ء) تک بھی زندہ ہے اور اس مدت میں وہ فرانس کی جانگداز جنگ میں بھی گیا۔ مگر مرزا قادیانی کی دعا سے گولی کھا کر بھی زندہ بچ آیا۔ سچ ہے:

مانگا کریں گے اب سے دعا ہجر یار کی
آخر تو دشمنی ہے اثر کو دعا کے ساتھ

مرزا قادیانی کا اپنے چچازاد بھائیوں سے ایک دیوار کے متعلق مقدمہ تھا جس میں انہوں نے مرزا قادیانی پر چند سوال کئے جن کے جواب میں مرزا قادیانی نے عدالت ہی میں حلفیہ بیان دیا۔ فرماتے ہیں:

”احمد بیگ کی دختر (محمدی بیگم) کی نسبت جو پیشگوئی ہے جو اشتہار میں درج ہے اور ایک مشہور امر ہے۔وہ مرزا امام الدین کی ہمشیرہ زادی ہے جو خط بنام مرزا احمد بیگ کلمہ فضل رحمانی میں ہے۔وہ میرا ہے اور سچ ہے۔وہ عورت (محمدی بیگم) میرے ساتھ بیاہی نہیں گئی مگر میرے ساتھ اس کا بیاہ ضرور ہوگا۔جیسا کہ پیشگوئی میں درج ہے۔وہ سلطان محمد سے بیاہی گئی جیسا کہ پیشگوئی میں تھا میں سچ کہتا ہوں کہ اسی عدالت میں جہاں ان باتوں پر جو میری طرف سے نہیں ہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہیں ہنسی کی گئی ہے۔ایک وقت آتا ہے کہ عجیب اثر پڑے گا اور سب کے ندامت سے سر نیچے ہوں گے۔پیشگوئی کے الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے اور یہی پیشگوئی تھی کہ وہ اس کے ساتھ بیاہی جائے گی۔اس لڑکی کے باپ کے مرنے اور خاوند کے مرنے کی پیشگوئی شرطی تھی اور شرط توبہ اور رجوع الی اللہ کی تھی۔لڑکی کے باپ نے توبہ نہ کی۔اس لئے وہ بیاہ کے بعد چھ مہینوں کے اندر مر گیا اور پیشگوئی کی دوسری جز پوری ہوگئی۔اس کا خوف اس کے خاندان پر پڑا اور خصوصاً شوہر پر پڑا جو پیشگوئی کا ایک جزو تھا۔انہوں [1] نے توبہ کی۔چنانچہ اس کے رشتہ داروں اور عزیزوں کے خط بھی آئے۔اس لئے خدا تعالیٰ نے اس کو مہلت دی۔عورت اب تک زندہ ہے۔میرے نکاح میں وہ عورت ضرور آئے گی۔امید کیسی یقین کامل ہے۔یہ خدا کی باتیں ہیں ٹلتی نہیں ہو کر رہیں گی۔“

(الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء ص ۴ کالم ۳ کتاب منظور الٰہی ص ۲۴۴،۲۴۵ مصنفہ منظور الٰہی قادیانی لاہوری)

یہ حوالہ بھی اپنا مدعا بتانے کو کافی ہے کہ نکاح ضرور ہوگا۔اسی کی تائید میں مرزا قادیانی ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ نے پیشگوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت

---

[1] مرزا قادیانی کا یہ فقرہ کیسا غلط دھوکہ ہے۔توبہ تو کی رشتہ داروں نے اور مہلت دی گئی سلطان محمد کو۔(مصنف)

عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو۔ لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا۔ باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھاوے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا۔ کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(ازالہ اوہام ص ۳۹۶ خزائن ج ۳ ص ۳۰۵)

یہ عبارت بھی اپنا مطلب بتانے میں کسی شرح یا حاشیہ کی محتاج نہیں تاہم اسکی تشریح مرزا قادیانی خود فرماتے ہیں: جب مسمات مذکورہ کی شادی ہوگئی اور معترضین نے اعتراض کئے تو مرزا قادیانی نے جواب دیا!

"**الجواب**: وحی الٰہی میں یہ نہیں تھا کہ دوسری جگہ بیاہی نہیں جائیگی بلکہ یہ تھا کہ ضرور ہے کہ اول دوسری جگہ بیاہی جائے گی۔ سو یہ ایک پیشگوئی کا حصہ تھا کہ دوسری جگہ بیاہی جانے سے پورا ہوا۔ الہام الٰہی کے یہ لفظ ہیں: "سیکفیکھم اللہ یردھا الیک." یعنی خدا تیرے ان مخالفوں کا مقابلہ کرے گا۔ اور وہ جو دوسری جگہ بیاہی جائے گی۔ خدا پھر اس کو تیری طرف لائے گا۔ جاننا چاہیئے کہ رد کے معنے عربی زبان میں یہ ہیں کہ ایک چیز ایک جگہ ہے اور وہاں سے چلی جائے اور پھر واپس لائی جائے۔ پس چونکہ "محمدی" ہمارے اقارب میں سے بلکہ قریب خاندان میں سے تھی۔ یعنی میری چچازاد ہمشیرہ کی لڑکی تھی اور دوسری طرف قریب رشتہ میں ماموں زاد بھائی کی لڑکی تھی۔ یعنی احمد بیگ کی۔ پس اس صورت میں رد کے معنی اس پر مطابق آئے کہ پہلے وہ ہمارے پاس تھی اور پھر وہ چلی گئی اور قصبہ پٹی میں بیاہی گئی اور وعدہ یہ ہے کہ پھر وہ نکاح کے تعلق سے واپس آئے گی سو ایسا ہی ہوگا۔"

(الحکم ۳۰ جون ۱۹۰۵ ص ۲ کالم ۲)

یہ عبارت سب حوالہ جات کی شرح بلکہ شرح الشرح ہے۔ اس عبارت میں مرزا قادیانی کے عزم واستقلال کا کمال ثبوت ملتا ہے کہ باوجودیکہ منکوحہ دوسری جگہ بیاہی گئی تھی۔ تاہم مرزا قادیانی امید لگائے بیٹھے ہیں کیا سچ ہے:

سنبھلنے دے ذرہ اے ناامیدی کیا قیامت ہے
کہ دامان خیال یار چھوٹا جائے ہے مجھ سے

ناظرین! کیا ان عبارات کو دیکھ کر اس نکاح کے یقینی ہونے میں کسی قسم کا شبہ رہ سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں۔ تاہم مرزا قادیانی نے اس نکاح کو رجسٹری بھی کرایا اور رجسٹری بھی کسی انگریزی محکمہ میں نہیں بلکہ محکمہ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ میں اس کی تصدیق کرائی تاکہ کسی مسلمان کو اس کی بابت چون وچرا کرنے کی گنجائش نہ رہے۔ پس اس رجسٹری کی عبارت سنئے۔ فرماتے ہیں :

”اس پیشگوئی کی تصدیق کیلئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے ہی ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ :” یتزوج ویولد له ۔“یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں۔ کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔“

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳ حاشیہ خزائن ج ۱۱ حاشیہ ص ۳۳۷)

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ مرزا قادیانی کا یہ آسمانی نکاح مدینہ طیبہ کی عدالت عالیہ میں رجسٹری ہو چکا ہے۔ اس لئے ممکن نہیں کہ ظہور پذیر نہ ہو بہت خوب! مگر کیا ہوا؟۔ آہ اس کا جواب بڑا دلفگار ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ :

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

اب ہم یہ بتاتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے ان الہامی دھمکیوں پر کفایت نہیں کی تھی بلکہ اس کے لئے بہت سی دنیاوی کوششیں بھی کی تھیں مسمات مذکورہ کے والد اس کے رشتہ

داروں تعلقداروں کو خطوط لکھے۔ طمع اور دھمکیاں دیں۔ غرض جو کچھ بھی ایسی مشکل میں مبتلا انسان کیا کرتا ہے مرزا قادیانی نے بھی کیا۔ چنانچہ آپ کی کوشش کے چند خطوط ہم بھی نقل کرتے ہیں :

پہلا خط : مشفقی مرزا علی شیر بیگ صاحب سلمہ تعالیٰ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مجھ کو آپ سے کسی طرح سے فرق نہ تھا اور میں آپ کو ایک غریب طبع اور نیک خیال آدمی اور اسلام پر قائم سمجھتا ہوں۔ لیکن اب جو آپ کو ایک خبر سناتا ہوں۔ آپ کو اس سے بہت رنج گذرے گا مگر میں محض للہ ان لوگوں سے تعلق چھوڑنا چاہتا ہوں جو مجھے ناچیز بتاتے ہیں اور دین کی پرواہ نہیں رکھتے۔ آپ کو معلوم ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے بارے میں ان لوگوں کے ساتھ کس قدر سیری عداوت ہو رہی ہے اب میں نے سنا ہے کہ عید کی دوسری یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور اب آپ کے گھر کے لوگ اس مشورہ میں ساتھ ہیں۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس نکاح کے شریک میرے سخت دشمن ہیں۔ بلکہ میرے کیا دین اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ عیسائیوں کو ہنسانا چاہتے ہیں۔ ہندوؤں کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور اللہ ورسول کے دین کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے اور اپنی طرف سے میری نسبت ان لوگوں نے یہ پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ اس کو خوار[1] کیا جائے' ذلیل کیا جائے' روسیاہ کیا جائے۔ یہ اپنی طرف سے ایک تلوار چلانے لگے ہیں۔ اب مجھ کو بچا لینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اگر میں اس کا ہوں گا تو ضرور مجھے بچالے گا۔ اگر آپ کے گھر کے لوگ سخت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھاتے تو کیوں نہ سمجھ سکتا۔ کیا میں چوہڑا یا چمار تھا جو مجھ کو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی۔ بلکہ وہ تو اب تک ہاں میں ہاں ملاتے رہے اور اپنے بھائی کیلئے مجھے چھوڑ دیا اور اب اس لڑکی کے نکاح کیلئے سب ایک ہو گئے۔

---

[1] اس سے صاف مفہوم معلوم ہوتا ہے کہ صرف نکاح پر آپ کی خواری مرتب تھی جو ہو چکی۔

یوں تو مجھے کسی کی لڑکی سے کیا غرض کہیں جائے مگر یہ تو آزمایا گیا کہ جن کو میں خویش سمجھتا تھا اور جن کی لڑکی کیلئے چاہتا تھا کہ اس کی اولاد ہو اور وہ میری وارث ہو۔ وہی میرے خون کے پیاسے۔ وہی میری عزت کے پیاسے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ خوار ہو اور اس کا رُوسیاہ ہو۔ خدا بے نیاز ہے جس کو چاہے روسیاہ کرے۔ مگر اب تو وہ مجھے آگ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ میں نے خط لکھے کہ پرانا رشتہ مت توڑو۔ خدا تعالیٰ سے خوف کرو۔ کسی نے جواب نہ دیا بلکہ میں نے سنا ہے کہ آپ کی بیوی نے جوش میں آکر کہا کہ ہمارا کیا رشتہ ہے۔ صرف عزت بی بی نام کیلئے فضل احمد کے گھر میں ہے۔ بے شک وہ طلاق دیدے۔ ہم راضی ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ شخص کیا بلا ا ہے۔ ہم اپنے بھائی کے خلاف مرضی نہیں کریں گے۔ یہ شخص کہیں مرتا بھی نہیں۔ پھر میں نے رجسٹری کرا کر آپ کی بیوی صاحبہ کے نام خط بھیجا مگر کوئی جواب نہ آیا اور بار بار کہا کہ اس سے ہمارا کیا رشتہ باقی رہ گیا جو چاہے سو کرے۔ ہم اس کیلئے اپنے خویشوں سے اپنے بھائیوں سے جدا نہیں ہو سکتے۔ مرتا مرتا رہ گیا کہیں مر ابھی ہوتا یہ باتیں آپ کی بیوی کی مجھے پہنچی ہیں۔ بے شک میں ناچیز ہوں، ذلیل ہوں، خوار ۲ ہوں، مگر خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں میری عزت ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اب جب میں ایسا ذلیل ہوں، تو میرے بیٹے کے تعلق رکھنے کی کیا حاجت ہے۔ لہذا میں نے ان کی خدمت میں خط لکھ دیا ہے کہ اگر آپ اپنے ارادہ سے باز نہ آئیں اور اپنے بھائی کو اس نکاح سے روک نہ دیں پھر جیسا کہ آپ کی خود منشاء ہے۔ میرا بیٹا فضل احمد بھی آپ کی لڑکی اپنے نکاح میں رکھ نہیں سکتا بلکہ ایک طرف جب محمدی کا کسی شخص سے نکاح ہو گیا تو دوسری طرف فضل احمد آپ کی لڑکی کو طلاق دیدے گا۔ اگر نہیں دے گا تو میں اس کو عاق اور لاوارث کر دوں گا۔ اور اگر میرے لئے احمد بیگ سے مقابلہ کرو گے اور یہ ارادہ اس کا بند کرا دو گے تو میں بدل و جاں حاضر ہوں اور

۲۔ ہائے ایسی بے ادبی۔ ۲۔ آہ! دشمن کے طنز دوست کی پند آسمان کی جور۔ کیا کیا مصیبتیں سہیں تیرے واسطے۔

فضل احمد کو جواب میرے قبضے میں ہے ہر طرح سے درست کر کے آپ کی لڑکی کی آبادی کیلئے کوشش کروں گا اور میرا مال ان کا مال ہو گا۔ لہذا آپ کو بھی لکھتا ہوں کہ آپ اس وقت کو سنبھال لیں اور احمد بیگ کو پورے زور سے خط لکھیں کہ باز آجائے اور اپنے گھر کے لوگوں کو تاکید کر دیں کہ وہ بھائی کو لڑائی کر کے روک دے۔ ورنہ مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ اب ہمیشہ کیلئے یہ تمام رشتے ناطے توڑ دوں گا۔ اگر فضل احمد میرا فرزند اور وارث بننا چاہتا ہے تو اسی حالت میں آپ کی لڑکی کو گھر میں رکھے گا جب آپ کی بیوی کی خوشی ثابت ہو۔ ورنہ جہاں میں رخصت ہوا ایسا ہی سب رشتے ناطے بھی ٹوٹ گئے۔ یہ باتیں خطوں کی معرفت مجھے معلوم ہوئی ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ کہاں تک درست ہیں۔ واللہ اعلم! راقم خاکسار غلام احمد ازلدھیانہ اقبال گنج ۲ مئی ۱۸۹۱ء" (کلمہ فضل رحمانی ص ۱۲۵ تا ۱۲۷)

دوسرا خط: "والدہ عزت بی بی کو معلوم ہو کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ چند روز تک محمدی (مرزا احمد بیگ کی لڑکی) کا نکاح ہونے والا ہے اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا چکا ہوں کہ اس نکاح سے رشتے ناطے توڑ دوں گا اور کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ اس لئے نصیحت کی راہ سے لکھتا ہوں کہ اپنے بھائی مرزا احمد بیگ کو سمجھا کر یہ ارادہ موقوف کراؤ اور جس طرح تم سمجھا سکتی ہو اس کو سمجھا دو اور اگر ایسا نہیں ہو گا تو آج میں نے مولوی نورالدین صاحب اور فضل احمد کو خط لکھ دیا ہے کہ اگر تم اس ارادہ سے باز نہ آؤ تو فضل احمد عزت بی بی کے لئے طلاق نامہ بھیج دے۔ فضل احمد طلاق نامہ لکھنے میں گریز کرے یا عذر کرے تو اس کو عاق کیا جائے اور اپنے بعد اس کو وارث نہ سمجھا جائے اور ایک پیسہ وراثت کا نہ ملے۔ سو امید رکھتا ہوں کہ شرطی طور پر اس کی طرف سے طلاق نامہ لکھا آجائے گا۔ جس کا یہ مضمون ہو گا کہ اگر مرزا احمد بیگ محمدی کا نکاح کسی غیر کے ساتھ کرنے سے باز نہ آئے تو پھر اسی روز سے جو محمدی کا کسی اور سے نکاح ہو جائے عزت بی بی کو تین طلاقیں ہیں۔ سو اس طرح پر لکھنے سے ایک طرف تو محمدی کا کسی دوسرے سے نکاح ہو گا اور اس طرف عزت بی بی پر فضل احمد کی طلاق

پڑ جائے گی۔ سو یہ شرطی طلاق ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اب بجز قبول کرنے کے کوئی راہ نہیں اور اگر فضل احمد نے نہ مانا تو میں فی الفور اس کو عاق کر دوں گا اور پھر وہ میری وراثت سے ایک دانہ نہیں پا سکتا اور اگر آپ اس وقت اپنے بھائی کو سمجھا لو تو آپ کے لئے بہتر ہوگا۔ مجھے افسوس ہے کہ میں عزت بی بی کی بہتری کیلئے ہر طرح سے کوشش کرنا چاہتا تھا اور میری کوشش سے سب نیک بات ہو جاتی مگر آدمی پر تقدیر غالب ہے یاد رہے کہ میں نے کوئی بات کچی نہیں لکھی۔ مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میں ایسا ہی کروں گا اور خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے جس دن نکاح ہو گیا اس دن عزت بی بی کا نکاح باقی نہ ا؎ رہے گا۔" راقم مرزا غلام احمد از لدھیانہ اقبال گنج ۴ مئی ۱۸۹۱ء (نوشتہ غیب ص ۱۲۸، ۱۲۹)

تیسرا خط مرزا قادیانی نے اپنی بہو سے لکھا کر بھیجا جو یہ ہے

"از طرف عزت بی بی بطرف والدہ اس وقت میری بربادی اور تباہی کا خیال کرو مرزا صاحب کسی طرح مجھ سے فرق نہیں کرتے۔ اگر تم اپنے بھائی میرے ماموں کو سمجھاؤ تو سمجھا سکتی ہو۔ اگر نہیں تو پھر طلاق ہوگی اور ہزار طرح کی رسوائی ہوگی۔ اگر منظور نہیں تو خیر جلدی مجھے اس جگہ سے لے جاؤ۔ پھر میرا اس جگہ ٹھیرنا مناسب نہیں (اس خط پر مرزا قادیانی کی طرف سے یہ ریمارک ہے) جیسا کہ عزت بی بی نے تاکید سے کہا ہے کہ اگر (مرزا سلطان محمد سے محمدی بیگم کا) نکاح رک نہیں سکتا تو بلا توقف عزت بی بی کیلئے کوئی قادیاں میں آدمی بھیج دو تاکہ اس کو لے جائے۔ فقط!"

عزت بی بی بذریعہ خاکسار غلام احمد رئیس قادیان ۶ مئی ۱۸۹۱ء

(منقول از نوشتہ غیب ص ۱۳۲، ۱۳۱)

چوتھا خط: "مشفقی مکرمی اخویم مرزا احمد بیگ صاحب سلمہ تعالیٰ (آسمانی خسر)

ا؎ پرانی مثل: "کھسیانی بلی کھمبہ نوچے" مرزا قادیانی نے سچ کر دکھائی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' ! قادیاں میں جب واقعہ ہائلہ محمود فرزند آں مکرم کی خبر سنی تھی تو بہت درد اور رنج اور غم ہوا لیکن بوجہ اس کے کہ یہ عاجز بیمار تھا اور خط نہیں لکھ سکتا تھا۔ اس لئے عزا پرسی سے مجبور رہا صدمہ وفات فرزندان حقیقت میں ایک ایسا صدمہ ہے کہ شاید اس کے برابر دنیا میں اور کوئی صدمہ نہ ہوگا۔ خصوصاً بچوں کی ماؤں کیلئے تو سخت مصیبت ہوتی ہے۔ خداوند تعالیٰ آپ کو صبر بخشے اور اس کا بدل صاحب عمر عطا فرمائے اور عزیزی مرزا محمد بیگ کو عمر دراز بخشے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں۔ آپ کے دل میں گو اس عاجز کی نسبت کچھ غبار ہو لیکن خداوند علیم جانتا ہے آپ کے لئے دعائے خیر وبرکت چاہتا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ میں کس طریق اور کن لفظوں میں بیان کروں تا میرے دل کی محبت اور خلوص اور ہمدردی جو آپ کی نسبت مجھ کو ہے آپ پر ظاہر ہو جائے۔ مسلمانوں کے ہر ایک نزاع کا آخری فیصلہ قسم پر ہوتا ہے۔ جب ایک مسلمان خدا تعالیٰ کی قسم کھا جاتا ہے تو دوسرا مسلمان اس کی نسبت فی الفور دل صاف کر لیتا ہے۔ سو مجھے خدائے تعالیٰ قادر مطلق کی قسم ہے کہ میں اس بات میں بالکل سچا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا تھا کہ آپ کی دختر کلاں کا رشتہ اس عاجز سے ہوگا اگر دوسری جگہ ہوگا تو خدا تعالیٰ کی تنبیہیں وارد ہوں گی اور آخر اسی جگہ ہوگا۔ کیونکہ آپ میرے عزیز اور پیارے تھے اس لئے میں نے عین خیر خواہی سے آپ کو جتلایا کہ دوسری جگہ اس رشتہ کا کرنا ہرگز مبارک نہ ہوگا۔ میں نہایت ظالم طبع ہوتا جو آپ پر ظاہر نہ کرتا اور میں اب بھی عاجزی اور ادب سے آپ کی خدمت میں پیش ہوں کہ اس رشتہ سے آپ انحراف نہ فرماویں کہ یہ آپ کی لڑکی کیلئے نہایت درجہ موجب برکت ہوگا اور خدا تعالیٰ ان برکتوں کا دروازہ کھولے گا جو آپ کے خیال میں نہیں۔ کوئی غم اور فکر کی بات نہیں ہوگی جیسا کہ یہ اس کا حکم ہے جس کے ہاتھ میں زمین و آسمان کی کنجی ہے تو پھر کیوں اس میں خرابی ہوگی اور آپ کو شاید معلوم ہوگا یا نہیں کہ یہ پیشگوئی اس عاجز کی ہزارہا لوگوں میں مشہور ہو چکی ہے اور میرے خیال میں شاید دس لاکھ سے زیادہ آدمی ہوگا کہ جو اس پیشگوئی پر اطلاع رکھتا ہے اور ایک جہاں

کی اس طرف نظر لگی ہوئی ہے اور ہزاروں پادری شرارت سے نہیں بلکہ حماقت سے منتظر ہیں کہ یہ پیشن گوئی جھوٹی نکلے تو ہمارا پلہ بھاری ہو۔ لیکن یقیناً خدا تعالیٰ ان کو رسوا کرے گا اور اپنے دین کی مدد کرے گا۔ میں نے لاہور میں جاکر معلوم کیا کہ ہزاروں مسلمان مساجد میں نماز کے بعد اس پیشگوئی کے ظہور کیلئے بصدق دل دعا کرتے ہیں۔ سو یہ ان کی ہمدردی اور محبت ایمانی کا تقاضا ہے اور یہ عاجز جیسے لااله الا الله محمد رسول الله پر ایمان لایا ہے۔ ویسے ہی خدا تعالیٰ کے ان الہامات پر جو تواتر سے اس عاجز پر ہوئے ایمان لاتا ہے۔ اور آپ سے ملتمس ہے کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کیلئے معاون بنیں تاکہ خدا تعالیٰ کی برکتیں آپ پر نازل ہوں۔ خدا تعالیٰ سے کوئی بندہ لڑائی نہیں کر سکتا اور جو امر آسمان پر ٹھیر چکا ہے۔ زمین پر وہ ہرگز بدل نہیں سکتا خدا تعالیٰ آپ کو دین اور دنیا کی برکتیں عطا کرے اور اب آپ کے دل میں وہ بات ڈالے جس کا اس نے آسمان پر سے مجھے الہام کیا ہے۔ آپ کے سب غم دور ہوں اور دین و دنیا دونوں آپ کو خدا تعالیٰ عطا فرمائے۔ اگر میرے اس خط میں کوئی نا ملائم لفظ ہو تو معاف فرما دیں۔ والسلام!

(خاکسار احقر عباد اللہ غلام احمد عفی عنہ ۷ اجولائی ۱۸۹۲ء بروز جمعہ از کلمہ فضل رحمانی ص ۱۲۳)

یہ خطوط سب سے پہلے رسالہ کلمہ فضل رحمانی میں درج ہوئے تھے جس کی بابت مرزا قادیانی نے عدالت میں حلفیہ بیان کے ذریعے سے اقرار کیا ہے کہ جو خط کلمہ فضل رحمانی میں درج ہے۔ وہ میرا ہے۔

اس کے علاوہ ان خطوط کی تصدیق ایک اور مقام پر بھی فرمائی ہے۔ لوگوں نے خطوط لکھنے پر طعنہ دیا تو آپ نے فرمایا:

”یہ کہنا کہ پیشگوئی کے بعد احمد بیگ کی لڑکی کے نکاح کیلئے کوشش کی گئی اور طمع دی گئی اور خط لکھے گئے۔ یہ عجیب اعتراض ہیں۔ سچ ہے انسان شدت تعصب کی وجہ سے اندھا ہو جاتا ہے۔ کوئی مولوی اس بات سے بے خبر نہیں ہو گا کہ اگر وحی الٰہی کوئی بات بطور پیشگوئی ظاہر فرمادے اور ممکن ہو کہ انسان بغیر کسی فتنہ اور ناجائز طریق سے اس کو پورا کر سکے تو اپنے

ہاتھ سے اس پیشگوئی کا پورا کرنا نہ صرف جائز بلکہ مسنون ہے۔"

(حقیقت الوحی ص ۱۹۱' خزائن ج ۲۲ ص ۱۹۸)

بہر حال یہ خطوط مصدقہ ہیں اور ہم سے کوئی پوچھے تو ہم بھی مرزا قادیانی کو ایسا کرنے میں معذور جانتے ہیں۔ آہ!

کیوں ہوتے ہیں مانع میرے احباب و اعزہ
کیا کوچہ دلدار میں جایا نہیں کرتے؟

مرزا قادیانی کا عام دستور تھا کہ جب کوئی مخالف پیشگوئی کی زد سے بچ رہتا تو اس کی بابت یہ عذر بتاتے کہ یہ دل میں ڈر گیا خوف زدہ ہو گیا بچ گیا۔ مگر یہاں اپنے رقیب (مرزا سلطان محمد شوہر منکوحہ آسمانی) کے حق میں یہ بھی نہیں کہہ سکے کیونکہ اس نے اس مقابلہ میں ایسا استقلال دکھایا کہ دشمن کو بھی اس کا لوہا ماننا پڑا۔ چنانچہ مرزا قادیانی خود لکھتے ہیں :

"احمد بیگ کے داماد (مرزا سلطان محمد) کا یہ قصور تھا کہ اس نے تخویف کا اشتہار دیکھ کر اس کی پرواہ نہ کی۔ خط پر خط بھیجے گئے۔ ان سے کچھ نہ ڈرا۔ پیغام بھیج کر سمجھایا گیا کسی نے اس طرف ذرہ التفات نہ کی۔" (اشتہار انعامی چار ہزار ص ۴ مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۹۵)

واہ رے شیر بہادر سلطان محمد تیرے کیا کہنے تو نے ایمانداروں کی صفت :"لم یخش الا الله ۱۰ ۔"کو پورا کر دکھایا۔ اسی ہمت کی برکت ہے کہ تمام مسلمانوں کی دعائیں تیرے شامل حال رہیں اور تو اپنے سخت ترین دشمن پر غالب آیا : جزاك الله وبارك الله عليك وعلىٰ عيالك!

اب ہم ایک حوالہ اس مضمون کا نقل کرتے ہیں کہ سلطان محمد ڈرتا بھی تو اس کو مفید نہ ہوتا۔ کیونکہ اس کی تقدیر مبرم (موت قطعی) تھی۔ کیونکہ جرم اس کا نکاح تھا۔ لہذا معمولی ڈر یا توبہ کسی کام نہ آتی جب تک نکاح نہ چھوڑتا۔ اس لئے مرزا قادیانی اس کی بابت بہت معقول فرماتے ہیں :

۱؎ مومن اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔

”میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ (سلطان محمد) کی تقدیر مبرم (قطعی) ہے۔ اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہ ہوگی اور میری موت آجائے گی۔“ (انجام آتھم ص ۳۱ خزائن ج ۱۱ حاشیہ ص ۳۱)

ناظرین! اب بھی آپ کو مرزا قادیانی کے اس کلام کی تصدیق کرنے میں کچھ تامل ہوگا۔ مناسب نہیں۔ اب ہم ایک آخری فیصلہ سناتے ہیں جو مرزا سلطان محمد (رقیب خاص) کے نہ مرنے کی صورت میں مرزا قادیانی نے اپنے حق میں کیا ہوا ہے۔ رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں اس پیشگوئی پر بحث کرتے ہوئے اس کے دو جزو قرار دیئے ہیں۔ ایک مرزا احمد بیگ والد منکوحہ کی موت۔ دوسرا سلطان محمد کی موت۔ اس دوسرے جزو کی بابت فرماتے ہیں:

”یاد رکھو کہ اس پیشگوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ اے احمقو! یہ انسان کا افتراء نہیں۔ یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں۔ یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے۔ وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں۔“

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۴ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۸)

بالکل ٹھیک ہے۔ خدا کی باتیں کبھی نہیں ٹلتیں اور جو ٹل جائیں وہ خدا کی نہیں: ”امنا وصدقنا فاکتبنا مع الشاہدین، “اب ہم مرزا قادیانی کا آخری نوٹس ان کے مریدوں کو سنا کر ایک سوال کریں گے۔ مرزا قادیانی فرماتے ہیں:

”چاہئے تھا کہ ہمارے نادان مخالف (اس پیشگوئی کے) انجام کے منتظر رہتے اور پہلے ہی سے اپنی بدگوئی ظاہر نہ کرتے۔ بھلا جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی تو کیا اس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائیں گے۔ ان بیوقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے۔“ (آغا تلوار میان کن)

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷)

مرزائی دوستو! سنتے ہو مرزا جی کیا کہتے ہیں؟۔ آپ کا مطلب یہ ہے نہ کہ اس پیشگوئی کے خاتمہ پر ایسا ہوگا؟۔ کس کے حق میں ہوگا؟۔ واقعہ جس کے خلاف ہوگا پھر کیا ہوا؟۔ بس تم سمجھ لو:

اگر گویم زبان سوزد

آہ! مرزا قادیانی اس حسرت کو دل ہی دل میں لے گئے۔ بلکہ آج بھی ان کی قبر سے گویا آواز آرہی ہے:

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو!

عجیب دور اندیشی اور پیش بندی

مرزا قادیانی بلا کے پرکالے اور غضب کے دور اندیش تھے۔ دیکھا کہ ادھر بڑھاپا غالب آرہا ہے اور ادھر موانع نکاح کم نہیں ہوتے۔ بڑا مانع سلطان محمد شوہر منکوحہ کی زندگی ہے جو ختم ہونے میں نہیں آتی۔ اس لئے اپنے کمال دور اندیشی سے ارشاد فرمایا اور کیا ہی معقول فرمایا:

”یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ یہ درست ہے مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نکاح کے ظہور کیلئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی جو اسی وقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ: ”ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک ۔ “پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کردیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔“

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۳، خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۰)

اس عبارت میں جناب مرزا قادیانی نے بالکل اس شاعر کے مشورے پر عمل کیا ہے جس نے اپنے معشوق سے درخواست کی تھی کہ:

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

مرزا قادیانی نے اس پر خوب عمل کیا فسخ اور التواء دونوں کو ہاتھ میں رکھا۔ حالانکہ فسخ تو قطع چاہتا ہے اور التواء میں تعلق ثابت رہتا ہے دونوں پہلو ہاتھ میں رکھنے میں یہ حکمت تھی کہ اگر احد الفریقین کی موت تک ملاپ نہ ہوا تو فسخ کہہ دیں گے اور اگر ملاپ ہو گیا تو کہہ دیں گے کہ التواء ہوا تھا۔ مرزا قادیانی!

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے!

ہاں! اس نکاح کی کارروائی کو شرطی کہنا بھی عجیب منطق ہے۔ حالانکہ حوالہ جات سابقہ کے علاوہ ایک حوالہ خاص مرزا قادیانی کے صریح الفاظ میں ہم نقل کرتے ہیں جو اس نکاح کو تقدیر مبرم (یقینی اور قطعی) ثابت کرتا ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی اسی نکاح کی بابت فرماتے ہیں:

”ثم ماقلت لکم ان القضیت علے ھذا القدر تمت والنتیجة الآخرة ھی التی ظھرت وحقیقة انباء علیھا ختمت بل الامر قائم علی حاله ولا یردہ احد باحتیاط له والقدر قدر مبرم من عندالرب العظیم وسیأتی وقته بفضل الله الکریم فوالذی بعث لنا محمد المصطفے وجعله خیر الرسل وخیرالوریٰ ان ھذا حق فسوف تری وانی اجعل ھذا النباء معیار الصدقی وکذبی وماقلت الابعد ماانبئت من ربی۔“

(انجام آتھم ص ۲۲۳ خزائن ج ۱۱ ص ۲۲۳)

”میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ یہ کام (نکاح کا) ختم ہو گیا بلکہ یہ کام ابھی باقی ہے۔ اس کو کوئی بھی کسی حیلہ سے رد نہیں کر سکتا اور یہ تقدیر مبرم (یقینی اور قطعی) ہے اس کا وقت آئے گا۔ قسم خدا کی جس نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو بھیجا ہے یہ بالکل سچ ہے۔ تم دیکھ

لوگے اور میں اس خبر کو اپنے سچ یا جھوٹ کا معیار بناتا ہوں اور میں نے جو کہا ہے یہ خدا سے خبر پاکر کہا ہے۔"

تنبیہ :بعض مرزائی اس پیشگوئی اور اس جیسی اور پیشگوئیوں کے غلط ہونے پر حضرت یونس علیہ السلام کا واقعہ پیش کیا کرتے ہیں۔ حالانکہ نہ حضرت یونس علیہ السلام نے کوئی پیشگوئی فرمائی تھی نہ وہ غلط ہوئی بلکہ جیسا حضرات انبیا علیہم السلام کا دستور ہے کفر پر عذاب کی دھمکی سنائی تھی۔ لیکن جب وہ لوگ ایمان لے آئے تو عذاب ٹل گیا۔ اللہ اللہ خیر سلا۔ غور سے سنئے!

"الاقوم یونس لما امنو کشفنا عنهم عذاب الخزی فی الحیوة الدنیا ومتعنا هم الی حین. یونس ۹۸""یعنی یونس کی قوم ایمان لے آئی تو ہم (خدا) نے اس سے عذاب ہٹادیا یعنی واقع نہ ہونے دیا۔"

یہ حضرت یونس علیہ السلام کا واقعہ اس کو مرزا قادیانی کی پیشگوئی خصوصاً مبرم اور قطعی پیشگوئی بابت آسمانی نکاح سے کیا تعلق ؟۔ خیر یہ تھا مرزا قادیانی کی عبارت کا جواب ہماری طرف سے۔ مگر مرزائی امت تو اپنا یہ حق نہیں جانتی کہ مرزا کے کسی قول کو جانچیں۔ ان کا تو اصول ہی یہ ہے :

میں وہ نہیں ہوں کہ تجھ بت سے دل مرا پھر جا
پھروں میں تجھ سے تو مجھ سے مرا خدا پھر جا

اس لئے مرزا قادیانی کی اس گول مول عبارت سے مرزائی امت دو گروہ ہوگئی۔ ایک فریق کہتا ہے نکاح فسخ ہوگیا۔ ان کے سرگروہ مفتی محمد صادق ہیں جنہوں نے ایک رسالہ آئینہ صداقت لکھا ہے۔ اس میں وہ فسخ کی صورت کو اختیار کئے ہیں (ص ۲۴) دوسرے گروہ کے سرگروہ مولوی حکیم نور الدین صاحب اول خلیفہ قادیاں ہیں جن کے علم و فضل پر مرزا قادیانی اور مرزائی صاحبان کو بہت ناز تھا اور جس کی تصدیق ہم بھی کرتے ہیں۔ واقعی حکیم

صاحب ان علم واروں میں تھے جو اپنے زور علم سے آدمی کو گدھا اور گدھے کو الو بنادیا کرتے تھے۔ ہمارے اس دعویٰ کی جو تصدیق نہ کرے وہ حکیم صاحب کا جواب سن لے۔ حکیم صاحب نے پہلے وہ آیات لکھی ہیں جن میں بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ تم نے یہ کیا تم نے وہ کیا۔ حالانکہ ان کے پرانے بزرگوں نے کیا تھا۔ اس کے بعد حکیم صاحب لکھتے ہیں :

”اب تمام اہل اسلام کو جو قرآن کریم پر ایمان لائے اور لاتے ہیں۔ ان آیات کا یاد دلانا مفید سمجھ کر لکھتا ہوں کہ جب مخاطبت میں مخاطب کی اولاد مخاطب کے جانشین اور اس کے مماثل داخل ہو سکتے ہیں تو احمد بیگ کی لڑکی یا اس لڑکی کی لڑکی کیا داخل نہیں ہو سکتی کیا آپ کے علم فرائض میں بنات البنات (لڑکیوں کی لڑکیوں) کو حکم بنات نہیں مل سکتا ؟ اور کیا مرزا کی اولاد مرزا کی عصبہ نہیں۔ میں نے بار بار عزیز میاں محمود کو کہا کہ اگر حضرت کی وفات ہو جائے اور یہ لڑکی نکاح میں نہ آئے تو میری عقیدت میں تزلزل نہیں آسکتا۔ پھر یہی وجہ بیان کی۔ والحمد لله رب العلمین !

(ریویو قادیاں بلت ۱۹۰۸ء ص ۴۷۹)

حکیم صاحب کی اس حکیمانہ عبارت کا مطلب ہم ایک نقشہ میں سمجھاتے ہیں۔

یعنی مرزا قادیانی کا لڑکا در لڑکا در لڑکا در لڑکا اور منکوحہ آسمانی کی لڑکی در لڑکی در لڑکی در لڑکی کا جب کبھی کسی درجہ میں نکاح ہو گیا۔ یہ پیشگوئی صادق ہو جائے گی۔ (جل جلالہ)

حکیم صاحب کی تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ نکاح ثابت ہے صرف طرفین نکاح بدل گئے ہیں۔ یعنی مرزا اور منکوحہ آسمانی کی ذات خاص مراد نہیں بلکہ ان دونوں کی اولاد میں سے کوئی جوڑی بھی ہو پیشگوئی پوری ہو جائے گی۔ اس حکیمانہ کلام کے جواب میں کچھ لکھنے کی حاجت نہیں۔ ماشاء اللہ ! ایسے حکیم ایسے عالم ایسے فلسفی کا کلام قابل تردید ہو سکتا ہے ؟۔ لیکن نہایت ادب سے عرض ہے کہ مرزا قادیانی بذات خود اس نکاح کو مسیح موعود کی علامت بتارہے ہیں ان کی عبارت مکرر ملاحظہ ہو :

"اس پیشگوئی کی تصدیق کیلئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے: " یتزوّج ویولدله ۔ "یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ: " تزوج "اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں۔ کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ "تزوج" سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔" (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۵۳ خزائن ج ۱۱ حاشیہ ص ۳۳۷)

پس چونکہ یہ نکاح مرزا قادیانی کا نہیں ہوا۔ لہٰذا اس اقرار کے موافق خودبدولت تو کسی طرح مسیح موعود نہیں ہیں۔ بقول حکیم صاحب آئندہ کسی کا ہوا تو دیکھا جائے گا۔ سر دست مرزا قادیانی ناکام تشریف لے گئے۔ آہ! سچ ہے:

همه شوق آمد بودی همه حرماں رفتی

اخیر میں ہم مرزا قادیانی کا ایک حوالہ اور نقل کرتے ہیں جو سارے نزاع کیلئے فیصلہ کن ہے۔ آپ اس پیشگوئی کی بابت مکرر تفصیل سے لکھتے ہیں:

" میری اس پیشگوئی میں نہ ایک بلکہ چھ دعوے ہیں۔ اول: نکاح کے وقت تک میرا زندہ رہنا۔ دوم: نکاح کے وقت تک اس لڑکی کے باپ کا یقیناً زندہ رہنا۔ سوم: پھر نکاح کے بعد اس لڑکی کے باپ کا جلدی سے مرنا جو تین برس تک نہیں پہنچے گا۔ چہارم: اس کے خاوند کا اڑھائی برس کے عرصہ تک مر جانا۔ پنجم: اس وقت تک کہ میں اس سے نکاح کروں اس لڑکی کا زندہ رہنا۔ ششم: پھر آخر یہ کہ بیوہ ہونے کی تمام رسموں کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اس کے اقارب کے میرے نکاح میں آجانا۔ اب آپ ایماناً کہیں کہ کیا یہ باتیں انسان کے اختیار ہیں؟ اور ذرہ اپنے دل کو تھام کر سوچ لیں کہ کیا ایسی پیشگوئی سچی ہو جانے کی حالت میں انسان کا فعل ہو سکتی ہے؟۔" (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۲۵، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

آہ! یہ تفصیل اور آخر کار ناکامی قبر میں بھی حسرت دکھاتی ہوگی۔ افسوس مرزا قادیانی کی اس ناکامی پر آج ان کے مخالفوں کو بھی رحم آتا ہے اور وہ زبان حال بلحہ قال سے کہہ رہے ہیں:

کوئی بھی کام مسیحا! تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

نکاح کا الہام تھا اور نکاح نہیں ہوا

(مولوی محمد علی ایم اے لاہوری کا قول)

شہد شاہد من اھلھا!

اور کوئی کہتا تو خدا جانے وہ منکر اور مکذب اور کیا نہیں کیا بنتا۔ مگر اپنے گھر کا بھیدی جو چاہے کہے۔ مولوی محمد علی صاحب لاہوری مرزائی جماعت کی ایک شاخ کے امیر ہیں۔ آپ اس پیش گوئی کی نسبت جو رائے کہتے ہیں قابل دید و شنید ہے۔ فرماتے ہیں:

”یہ سچ ہے کہ مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ نکاح ہوگا اور یہ بھی سچ ہے کہ نہیں ہوا۔“

باوجود اس اقرار کے آپ اس کے متعلق مخالفین مرزا کو یوں سمجھاتے ہیں کہ:

”میں کہتا ہوں کہ ایک ہی بات کو لے کر سب باتوں کو چھوڑ دینا ٹھیک نہیں۔ کسی امر کا فیصلہ مجموعی طور پر کرنا چاہئے جب تک سب کو نہ لیا جائے ہم نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتے۔ صرف ایک پیشگوئی لے کر بیٹھ جانا اور باقی پیشگوئیوں کو چھوڑ دینا جن کی صداقت پر ہزاروں گواہیاں موجود ہیں۔ یہ طریق انصاف اور راہ ثواب نہیں۔ صحیح نتیجہ پر پہنچنے کیلئے یہ دیکھنا چاہیئے کہ تمام پیشگوئیاں پوری ہوئیں یا نہیں۔“

(اخبار پیغام صلح لاہور ۲۱ جنوری ۱۹۲۱ء ص ۵ کالم ۳)

کوئی شخص جس کو ذرہ بھی علم شریعت یا علم منطق میں واقفی ہوگی جو اتنا بھی جانتا ہوگا کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزیہ ہوتا ہے وہ بھی جان لے گا کہ مولوی محمد علی اگر دل

سے ایسا کہتے ہیں تو وہ عالم نہیں۔ اگر عالم ہیں تو یہ لکھنا ان کا دل سے نہیں بلکہ محض زبان سے: ان هی الاکلمة هوقا ئلها۔" سنئے صاحب! ہم علی لاعلان کہتے ہیں کہ جملہ متحدیانہ پیشگوئیاں مرزا قادیانی کی غلط ہوئیں جن کا ثبوت ہمارے رسالہ "الہامات مرزا" میں ملتا ہے۔ لیکن اس پیشگوئی کو خاص کر ہم اس لئے لیتے ہیں کہ خود صاحب الہام مرزا قادیانی اس پیشگوئی کو مسلمانوں سے مخصوص کرتے ہیں اور لکھتے ہیں:

"اس پیشگوئی کو میں اپنے صدق یا کذب کا معیار بناتا ہوں۔"

(انجام آتھم ص ۲۲۳ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

پس بحکم: "یوخذ المرء باقراره۔" (آدمی اپنے اقرار پر پکڑا جاتا ہے)

ہمارا حق ہے کہ ہم اس پیشگوئی کو خوب جانچیں اور آپ کا فرض ہے کہ اس کا جواب دیں اور در صورت جواب نہ بن سکنے کے مرزا قادیانی کو دعویٰ الہام وغیرہ میں کاذب کہنے میں ہمارے ہمنوا ہوں جس کی ہمیں امید ہے۔ کیونکہ اتنا بھی جو آپ نے مانا ہے ہمارے (مخالفین ہی کے) اعتراضوں کا اثر ہے تو پھر آئندہ مزید اثر کی امید کیوں نہ ہو۔ آہ!

کہتا ہے کون نالہ بلبل ہے بے اثر
پردے میں گل کے لاکھ جگر پاش ہوگئے

ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری!